

## 2076-خاوند اور بیوی نے ایک دوسرے کی گردان پھر ملی

### سوال

پچھلے ہفتہ میرے اور بیوی اور اس کی میں سالہ بیٹی جو کہ اپنی چھوٹی سی بچی کے ساتھ گھر میں ہی رہائش پذیر ہے کے ما بین کسی منسلک پر گفتگو ہوئی جس میں میں نے اپنی بیوی کو ایسی بات کہہ دی جس سے وہ خصہ میں آگئی اور میرے ساتھ بڑی گندی زبان استعمال کرنے لگی اور بے وقوف بن کر اجڑپن اختیار کریا، اور میرے ساتھ بہت ہی سخت رویہ اختیار کر لیا جس کی بناء پر میں نے اس کا چھرہ پکڑا اور تھوڑا سا دباتے ہوئے مسکرانے بھی لگا۔

لیکن مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ اپنائک اس نے مجھے مارنا شروع کر دیا اور اپنی ٹانگیں بھی مجھ پر چلانیں، میں نے اس اپنے قابو میں کریا تاکہ وہ میرے چھرے پر نہ مار سکے، تو اس وقت اس کی بیٹی نے بھی دخل اندازی کرتے ہوئے میرے سر پر مارنا شروع کر دیا لیکن میں نے اپنے آپ پر قابو پایا اور خصہ میں نہیں آیا۔  
اس سارے واقعہ کے بعد اس کی بیٹی نے پولیس میں رپٹ درج کر دی اور پولیس نے سب کو بلا کر تنشیش کی اور معابدہ کی دستاویز تحریر کی۔

بیوی نے اپنی بیٹی کے اس سارے سلوک پر کوئی افسوس کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس نے ایسا اصراف کیا ہے کہ اس کی بیٹی کے لیے ایسا اسلوب اختیار کرنا جائز تھا، اب میں تو فی الحال اس گھر میں ان کے ساتھ نہیں رہتا، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ میں ان کے پاس واپس بھی نہیں جانا چاہتا، لیکن فی الواقع میں ابھی بیوی کے بارہ میں بہت اہتمام کرتا ہوں اور پوری کوشش کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ وہ اسلوب اختیار کروں جو قرآن مجید اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے، لیکن وہ قرآن اور سنت کی طرف اس وقت ہی مائل ہوتی اور عمل کرتی ہے جب بالکل غصہ سے خالی ہو۔

اب اس موقف نے میرے عزم میں بہت ہی کمزوری پیدا کر دی ہے، میں جس چیز کی کوشش کر رہا ہوں وہ یہ میں حقیقی اسلامی تعلیمات کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں، آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع میں میر اتعاون فرمائیں، والسلام علیکم۔

### پسندیدہ جواب

یہ جانشناختی ہے کہ خاوند اور بیوی کے ما بین جس وجہ سے مشکلات اور پریشانیاں پیدا ہوتی ہیں حتیٰ کہ وہ اس کی وجہ سے بہت ہی بڑی حالت تک بیخ جاتے ہیں وہ ایک دوسرے کے حقوق کی پچان نہ کرنا ہے کہ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے حقوق کی پچان نہیں کرتے اور پھر اس کی وجہ سے ان کی ادائیگی بھی نہیں ہوتی۔

اسلام نے ان حقوق کو خاوند اور بیوی دونوں پر لازم کیا ہے اور اس کی بار بار تاکید کی ہے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی پر ابھارا بھی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[... اور عورتوں کے بھی دیے ہی حق میں جیسے ان مردوں کے بیان اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو حورتوں پر فضیلت اور درج حاصل ہے۔] البقرة(228)۔

تو یہ اس بات کی نص ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کے ایک دوسرے پر حق واجب ہیں جو کہ ان دونوں کو ادا کرنے ضروری ہیں، تو اس طرح دونوں کے ما بین ہر ناحیہ سے توازن قائم رکھا گیا ہے تاکہ ان کی ازدواجی زندگی میں استقرار پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو سکے، اور اس کی معاملات و امور میں استقامت پیدا ہو۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کے بارہ میں کہتے ہیں :

لیعنی ان عورتوں کے خاوند پر یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے طریقے سے صحبت رکھیں اور اسی طرح ان بیویوں پر بھی ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کریں اور اپنے خاوندوں کی اس میں اطاعت کریں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر واجب کیا ہے۔

اور ابن زید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

تم ان عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف اختیار کرو اور اسی طرح ان عورتوں پر بھی ہے کہ وہ بھی تمہارے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف اختیار کریں۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

یہ آیت مکمل اور سارے حقوق زوجیت کو عام ہے، ان حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ :

غلظیوں اور بے ہودہ باتوں سے کنارہ کشی اختیار کی جائے اور در گزر کیا جائے، اور خاص کر جن اقوال اور اعمال میں برائی کا تقدیر ہو۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(سارے کے سارے بُنَآدِم خطا کار ہیں اور سب سے بہتر خطا کار وہ ہے جو تو بہ کر لے) سنن ترمذی حدیث نمبر (2510) صحیح البخاری (4/171)۔

تو اس لیے خاوند اور بیوی دونوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو برداشت کرے اور تحمل کا مظاہرہ کرے اس لیے کہ ہر انسان غلطی کر سکتا ہے، تو پھر لوگوں میں سب سے زیادہ احتمال کا خطرہ تو وہ ہے جس سے زیادہ میں جوں اور معاشرت ہو، تو اس لیے ہر ایک کوچا ہیئے کہ وہ دوسرے سے اسی طرح کا مقابلہ نہ کرے جس طرح کہ ایک کرتا ہے۔

لیعنی اگر خاوند اور بیوی دونوں میں سے ایک دیکھتا ہے کہ دوسرے غصہ میں ہے تو ایک کوچا ہیئے کہ وہ اپنے غصہ پر قابو پائے اور غصہ پی جائے اور اسی وقت اس جیسا ہی جواب نہ دے، بلکہ اسے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

اسی لیے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو کہا تھا :

اگر تم مجھے غصہ میں دیکھو تو مجھے راضی کرو، اور جب میں تجھے غصہ میں دیکھوں تو میں تجھے راضی کرو نگا، وگرنہ ہم ایک دوسرے کے ساتھی نہیں بنتے۔

امام اہل سنت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے عباستہ بنت الفضل جو کہ ان کے بیٹے صاحب کی والدہ میں سے شادی کی تو اس کے حق میں یہ بات کہا کرتے تھے :

ام صاحب نے میرے ساتھ بیس برس گزارے، اور اس مدت میں ہمارے ما بین بھی بھی ایک کلمہ کا اختلاف نہیں ہوا۔

خاوند اور بیوی کے ما بین سب سے عظیم اور بڑا حق تو یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نصیحت کرتے رہیں، حدیث شریف میں ہے کہ کچھ صحابہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور سوال کرنے لگے :

اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمیں یہ پتہ چلے کہ سب سے بہتر اور اچھا مال کو نہیں ہے تو ہم اسے حاصل کریں؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا :

(سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، اور شکر کرنے والا دل، اور مومنہ بیوی جو ایمان پر اس کا تعاون کرے) مسند احمد (278/5) سنن ترمذی حدیث نمبر (3039) صحیح الجامع حدیث نمبر (5231)۔

پھر یہ بھی مرد کے لائق نہیں کہ جب وہ اپنی بیوی سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس پر غصہ اور ناراض ہو، اس لیے کہ اگر وہ اس سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتا ہے تو کسی دوسری چیز پر وہ اس سے راضی بھی ہو گا تو اس طرح وہ اس کے مقابلہ میں ہوگی، اور اس کا ذکر توحیدی حدیث میں بھی ملتا ہے :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مومن مرد مومنہ عورت سے ناراض نہیں ہوتا اور اس سے بعض نہیں رکھتا، اگر ایک چیز اس نے اس میں بری دیکھی ہے تو کسی اور چیز سے وہ خوش ہو جائے گا) صحیح سلم حدیث نمبر (36)

سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور اگر آپ پسلی کو سیدھا کرنے کی کوشش کرے گے تو اسے توڑ پڑھیں گے ..... ) مسند احمد (8/5) صحیح ابن حبان حدیث نمبر (1308) صحیح الجامع (2/163)۔

ازدواجی زندگی کو صاف شفاف اور اچھی لگانے میں سب سے زیادہ مددگار اور عظیم چیز حسن خلق ہے، اور اسی لیے اسلام نے حسن خلق کی شان اور قدر بلند کی ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسن اخلاق اور معاملات میں حد کمال کی انتہاء کو پہنچے ہوئے تھے اور ان میں یہ بدرجہ اتم موجود تھا۔

ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میزان میں حسن خلق سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی، اور حسن اخلاق کا مالک شخص صوم و صلاة والے شخص کے درجہ کو پہنچے گا) سنن ترمذی حدیث نمبر (2003) سنن ابو داؤد حدیث نمبر (4799)۔

اور ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو، اور تم میں سب سے زیادہ بہتر اور چھاوہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے اچھا ہو) سنن ترمذی (1/1) مسند احمد (250/2) دیکھیں السلیمانی الحسینی لللبانی حدیث نمبر (284)۔

اور حسن معاشرت میں یہ بھی شامل ہے کہ : اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ کسی اور چیز میں غصہ کو پیاسا جائے اور ہر چھوٹے بڑے معاملے کے پیچھے نہ پڑا جائے ہر چھوٹی بڑی چیز میں ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے، اللہ تعالیٰ نے بھی ہماری راہنمائی کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

۔[اور ان کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے طریقے سے بودباش اختیار کرو، اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں خیر کثیر فرادے]۔

تو اگر عورت اپنے خاوند کی نافرمانی کرے اور اس کی اطاعت نہ کرتی ہو تو خاوند کو یہ حق حاصل ہے کہ واسے شرعی ادب سکھائے، اللہ تعالیٰ نے اسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

[مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرا پر فضیلت عطا فرمائی ہے، اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں، پس نیک و صاحب اور فرمانبردار عورتیں خاوندی کی عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی ھنگامت کے ساتھ تہجد اشت کرنے والیاں ہیں، اور تمیں جن عورتوں کی نافرمانی اور بدماخمی کا ذرہ ہوا نہیں نصحت کرو، اور انہیں الگ بستر دوں پر محدود ہو، اور انہیں مارکی سزا دو، پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔]، النساء (34)۔

تو اس آیت سے پتہ چلا کہ خاوند کو اپنی کے بیوی کے بارہ میں یہ حق حاصل ہے کہ جب وہ نافرمانی کرے تو وہ اسے شرعی ادب سکھانے جس میں اسے اسلوب اور طریقہ کار کا خیال رکھنا ہو گا اور بتدریج مارکی سزا تک جائے گا جس میں کچھ شروط بھی پائی جاتی ہیں۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس جگہ کے علاوہ کسی بھی چیز کے بارہ میں مارکی سزا کا صراحتاً حکم نہیں دیا اور یہاں بھی کچھ حدود و قیود کے ساتھ ذکر کیا ہے۔  
اور خاوندوں کی نافرمانی کرنے کو کبھی ہگناہ کے برابر قرار دیا ہے۔۔۔

اور آیت میں نشوذ کا معنی نافرمانی ہے، یعنی جن عورتوں کی نافرمانی اور سرکشی کا تمیں ڈر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاوند کی واجب کردہ اطاعت نہیں کریں گی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ادب سکھانے کے لیے کچھ درجات مقرر کیے ہیں :

سب سے پہلے تو انہیں علیحدگی اور مارکی بجائے وعظ و نصیحت کی جائے گی، اور عورت کو یہ بتایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر حسن معاشرت واجب کی ہے کہ وہ خاوند کے ساتھ اچھا برداشت کرے، اس میں بھی رویہ اور لمحہ زم رکھا جائے گا لیکن اگر یہ فائدہ نہ دے تو پھر اس کے بعد والے قدم کی طرف جایا جائے گا۔

دوسرا قدم :

اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہے کہ اسے بستر سے علیحدہ کر دیا جائے اور اس کے ساتھ نہ سویا جائے، یا پھر اس کی طرف سے منہ دوسرا طرف کر کے سویا جائے، لیکن چار مینہ سے زیادہ علیحدہ رہنا صحیح نہیں، کیونکہ یہی وہ مدت ہے جو ایلاء کے لیے رکھی گئی ہے، اور اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ علیحدگی سے مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اسے ادب سکھانا اور اس کی اصلاح کرنی ہے نہ کہ اس سے انتقام لینا ہے۔

تیسرا قدم :

سب سے آخری قدم یہ ہے کہ اسے مارکی سزا دی جائے لیکن یہ مارشید قسم کی اور زخمی کرنے والی نہیں ہونی چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

[اور انہیں مارکی سزا دو۔]

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

اسے بستر سے الگ کر دو اگر تو وہ بات مانتی ہوئی اطاعت کر لے تو ٹھیک و گرنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مارکی سزا دینے کی اجازت دی ہے جو کہ شدید نہ ہو اور زخمی نہ کرے، اور خاوند کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ مار صرف ادب سکھانے اور اسے ڈالنے کے لیے ہے اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں، تو اس میں اسے تخفیف اور بلکی مار کا خیال کرنا چاہیے یعنی بلکل چپت وغیرہ۔

عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ضرب غیر مبرح کیا ہے؟ یعنی کوئی ماربہ جو سخت نہیں؟

تو ان کا جواب تھا: مسوک وغیرہ سے مارنا۔

اور حدیث میں بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو عورتوں کے بارہ میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

(عورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف اختیار کرو بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امانت کے ساتھ حاصل کیا ہے اور اور ان کی شر مگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے گھر سے حلال کیا ہے، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ جسے تم ناپسند سمجھتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اور اگر وہ ایسا کریں تو انہیں مارکی سزا دو لیکن شدید اور سخت نہ مارو) حدیث صحیح ہے۔

خاوند پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ ناٹک جگنوں پر مارنے سے پرہیز کرے مثلاً سر، اور پیٹ وغیرہ، اور اسی طرح چہرے پر بھی نہ مارے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے عمومی طور پر منع فرمایا ہے۔

اور معافیہ بن حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کسی ایک کی بیوی کا حق ہم پر کیا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، اور جب خود بیاس پسون تو اسے بھی پہناؤ، اور اس کے چہرے کو بد صورت نہ کرو اور چہرے پر نہ مارو۔

سنن ابو داود (244/2) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1850) مسند احمد (446/4)۔

اور جب وہ نافرمانی ختم کر دے اور اس سے باز آجائے تو خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے سزا دینے میں بھانے تلاش کرتا رہے اور زیادتی کرے یا پھر اسے با توں اور کسی فعل کی سزا دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے:

**[اگر تو وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو پھر ان پر کوئی راستہ نہ تلاش کرتے پھر وہ۔]**

اور آپ کی مشکل کے بارہ میں اگرچہ اس کی تفصیل کا ہمیں علم نہیں کہ آپ نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے، اور اس کی وجہ سے آپ کی بیوی اور اس کی بیٹی نے آپ پر زیادتی کی ہم یہ گزارش کریں گے کہ:

ہم نے تو اس سے یہ سمجھا ہے کہ آپ نے ہی مشکل پیدا کرنے کی ابتدا بھی کی اور مارنے کی ابتدا بھی کی اور غصہ دلایا، اور پھر اس کے بعد اس اور اس کی بیٹی کی جانب سے غلطیاں ہونا شروع ہوئیں۔

ہم آپ کوئی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی بیوی کو واپس لائیں اور دونوں اٹکھے ایک ہی گھر میں رہیں، اور آپ اپنی بیوی کو نصیحت کریں اور اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کریں، اور پھر اس کے سامنے اس کی نافرمانی کا ذکر کریں کہ یہ بھی ایک بڑی غلطی اور کوتاہی ہے اور آپ کی اطاعت نہ کرنا جرم ہے، اور پھر اس کا مارنا بھی صحیح نہ تھا اور اسی طرح اس کی بیٹی نے بھی غلط کام کیا ہے۔

اور اس بچی کو بھی سمجھانا ضروری ہے کہ تو اپنی والدہ کے خاوند کے پاس مہمان ہے، جس نے تجھے اپنے کھر میں جگہ دی اور تیرے ساتھ احسان کیا ہے اس کا احترام کرنا ضروری ہے، اور اگر اس بچی کا آپ کے ساتھ رہنا آپ کے لیے مشکلات پیدا کرتا ہے اور تعلقات خراب ہوتے ہیں تو پھر آپ اپنی بیوی اور اس بچی کو کسی مستقل رہائش میں رہنے پر راضی کریں اور سمجھوتہ کر لیں۔

اور اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کریں اور صبر و تحمل کا مظاہر کریں اور اپنی بیوی کے ساتھ حسن خلق کا مظاہرہ کریں، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کوہیں کہ وہ آپ دونوں کے دلوں میں محبت والفت ڈال دے، اور آپ کے حالات درست فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں برسائے۔

واللہ اعلم۔